جلد ۲۷ مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ یوم چہارشنبہ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء نمبر ۱۵

ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق گاندھی جی کی تازہ سکیم

باردولی میں آل انڈیا کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہونے سے کئی روز قبل ہی یہ خبر بڑے زور کے ساتھ اخبارات میں آچکی تھی کہ اس اجلاس میں ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق گاندھی جی کی ایک ایسی سکیم پر غور کیا جائے گا۔ جس میں بڑی فراخ دلی اور وسیع حوصلگی سے مسلمانوں کو مراعات دی گئی ہیں اور کانگرسی اخبارات نے تو یہاں تک لکھا تھا۔ کہ کانگرس مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے باہمی تعلقات کے متعلق ایک ایسی قرارداد پیش کی جائے گی کہ کانگرس کی تاریخ میں اس کی مثال نہ مل سکے گی۔ اس میں نہایت وضاحت کے ساتھ اور غیر مشروط طور پر اقلیتوں کے حقوق اور خاص کر کانگرسی صوبوں میں مسلمان وزراء کی تعیین۔ ملازمتوں میں تناسب۔ اور مسلمانوں کی کلچرل مذہبی۔ اقتصادی۔ اور سیاسی آزادی کے متعلق کانگرس کی پالیسی کی وضاحت کی جائے گی۔

آخر یہ سکیم پیش تو ہوئی۔ اور اس میں اہم امور کا ذکر بھی تھا۔ لیکن کانگرس کمیٹی کسی نتیجہ پر نہ پہونچ سکی اور نہ اس نے کسی فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ اگر مصالحانہ۔ اور روادارانہ طریق سے سکیم میں درج شدہ امور کے متعلق کوئی تصفیہ کیا جاتا۔ تو اس کا اثر یقیناً موجودہ ملکی فضاء پر بہت عمدہ پڑتا۔ پھر اس قسم کے تصفیہ کی اس لئے بھی ضرورت تھی۔ کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ وہاں وہ اپنے ملکی۔ اور مذہبی حقوق کے متعلق خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ اور بدقسمتی سے بعض ایسے واقعات رونما بھی ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے اس خطرہ کو بے بنیاد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ مثلاً زاہد آباد ضلع گورکھپور میں گائے کی قربانی کرنے کی وجہ سے یو۔ پی۔ اسمبلی کے دو مسلمان ارکان کی سزا یابی۔

چونکہ ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے لئے ہندو مسلم اتحاد نہایت ضروری ہے۔ اور یہ اتحاد اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ جس میں اکثریت ممکن سے ممکن فراخ دلی۔ اور رواداری کا اظہار کرے۔ اور اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو ہر پہلو سے مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے گاندھی جی نے سمجھوتہ کی سکیم کا جو مسودہ پیش کیا ہے اسے بنیاد قرار دے کر سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سکیم میں درج شدہ بہت سے امور تو ایسے ہیں۔ کہ ان کے متعلق نہ صرف زبانی اور تحریری طور پر کسی تصفیہ پر پہونچنا ضروری ہے۔ بلکہ ان پر عمل پیرا ہونا ہی یقین اور اطمینان تک پہونچا سکتا ہے مثلاً مجالس مقامی بلدیات وغیرہ میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کا انتظام۔

(۲) مختلف ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے کافی نیابت کا انتظام۔

(۳) مسلمانوں کے لئے حصول تعلیم کے لئے انتظام وغیرہ۔

لیکن زبان۔ تمدن اور مذہب سے تعلق رکھنے والی باتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے متعلق عمل سے پہلے ایسے صاف اور واضح الفاظ میں تصفیہ ہونا چاہیئے۔ جن میں شبہ اور ابہام کا کوئی پہلو نہ پایا جائے۔

اخبارات میں گاندھی جی کی مذکورہ بالا سکیم کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے۔ اس میں سے ایک فقرہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ مفید نتیجہ نہیں پیدا کر سکتے۔ مثلاً لکھا ہے۔ کانگرسی حکومتوں کا فرض ہوگا۔ کہ جہاں وہ یہ دیکھیں۔ کہ مسجد کے روبرو باجہ بجانے کے معاملہ میں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح تو نہیں کیا جا رہا۔ وہاں یہ بھی انتظام کریں۔ کہ "ذبح گاؤ کے معاملہ میں ہندو جذبات کا احترام ملحوظ رکھا جائے"۔

"ذبح گاؤ کے متعلق ہندو جذبات" اس قدر وسیع ہیں۔ کہ جب تک ان کی کوئی نہ کوئی حد بندی نہ کر دی جائے۔ مسلمانوں کو اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اگر اس بارے میں ہندو صاحبان کے جذبات کے احترام کا یہ تقاضا ہو۔ کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمان اس امر کو پوشیدہ رکھیں۔ تو یہ معقول بات ہے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق ہر ممکن احتیاط کریں۔ لیکن اگر ان جذبات کا احترام اس رنگ میں کرایا جائے۔ کہ سرزمین ہند میں کہیں بھی مسلمان اپنے اس حق سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ تو ممکن ہے۔ کہ اس میں کامیابی نہ ہو سکے۔

ہندوؤں کی طرف سے اس قسم کا مطالبہ کئی بار پیش ہو چکا ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں بھائی پرمانند جی نے جو ہندو مہاسبھا کے رُوح رواں ہیں اپنے اخبار "ہند" میں لکھا تھا۔ کہ ہندوستان میں گائے کشی کو بالکل روک دینا ہندوؤں کا مقدس مذہبی فرض ہے۔ اور وہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک اس فرض سے سبکدوش نہ ہولیں۔ ان حالات میں ذبیحہ گائے کے متعلق ہندو جذبات کے احترام کا مبہم سا مطالبہ یقیناً کسی تصفیہ تک پہونچنے میں حائل ہوگا۔

غرض ہماری خواہش ہے۔ کہ نہائت صاف دلی۔ نیک نیتی اور رواداری کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندو مسلم سمجھوتہ کی کوشش کی جائے۔ اور ضرور کی جائے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج کچھ حرارت اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل پریکٹیشنر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

محلہ دارالرحمت کے ایک صاحب مستری نور احمد صاحب عمر ۲۵ سال نے چند روز ہوئے اپنی ٹانگ میں درد ہونے کی وجہ سے فصد کرایا۔ جس سے خون زیادہ نکل گیا۔ اور ٹانگ متورم ہوگئی۔ آج اسی عارضہ کی وجہ سے وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

خان مسعود احمد خان صاحب کی صحت اور کامیابی کیلئے دعا

مالیر کوٹلہ سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حرم حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے صاحبزادے مسعود احمد خان صاحب کی جو دہلی میں تعلیم پاتے ہیں صحت روز بروز گر رہی ہے۔ اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ کھانسی اور نزلہ دور نہیں ہوتا۔ اس سال صاحب موصوف بی۔ اے کا آخری امتحان دینے والے ہیں۔ احباب ان کی صحت اور پھر امتحان میں کامیابی کے لئے بالالتزام دعا کرتے رہیں۔

نوماہی بجٹ کو پورا کرنے والی جماعتیں

مالی سال حال کی تیسری سہ ماہی ۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء کو ختم ہوگی۔ اس کے اختتام پر دفتر ہذا کی جانب سے ان تمام جماعتوں کی فہرست جو نو ماہ کا چندہ پورا کر دیں گی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور برائے دعا پیش کرنے کے بعد اخبار میں شائع کی جائے گی۔

پس جن جماعتوں کے ذمے بقائے ہوں انہیں چاہیئے کہ پوری محنت اور تندہی سے کوشش کر کے ۳۱ جنوری تک اپنے بجٹ پورے کر دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت مبارک میں ان کے نام دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔

چونکہ چندہ جلسہ سالانہ بھی اب مستقل اور لازمی چندہ قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے بجٹ کے پورا ہونے کی تعیین کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھا جائیگا۔

برکت علی جائنٹ ناظر بیت المال

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۴۳ تکرار سورۂ فاتحہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام زندگی میں عاجز جوانی کے عالم میں تھا۔ کتنا ہی بڑا مجمع ہو میری یہی کوشش رہتی تھی۔ کہ میں سیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو بہ پہلو چلوں۔ نمازیں آپ کے کندھے کے ساتھ کندھا لگا کر کھڑا ہوں۔ مجلس میں آپ کے قدموں میں میری نشست ہو۔ غرض ہر رنگ میں قرب ظاہری و باطنی کا جویاں رہتا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے اس ارادے میں اکثر کامیاب ہوتا رہتا تھا۔ حضور کی عادت نہ تھی کہ مجلس میں بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کیا کریں۔ مگر کبھی کسی دوست نے اصرار کیا۔ تو مجلس میں بھی دعا کر دیا کرتے تھے۔ ایسے وقت میں چونکہ میں پاس ہی بیٹھا ہوتا تھا۔ میں اپنے کان حضور کے مونہہ مبارک کے قریب لے جاتا۔ اور یہ سننے کی کوشش کرتا۔ کہ آپ کیا دعائیہ کلمات کہتے ہیں۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ ہمیشہ آپ پہلے سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ پھر اور دعائیں کرتے۔ سورۂ فاتحہ کے ساتھ آپ کو خاص تعلق تھا۔ آپ کی کوئی تقریر ایسی نہ ہوتی تھی۔ جس میں سورۂ فاتحہ کا کچھ ذکر اور تفسیر نہ ہو۔ اپنی علیحدگی کی نمازوں میں حضور سورۂ فاتحہ کے فقرات کو بار بار پڑھتے تھے۔ ایک ایک فقرے کو کئی کئی بار الحاح اور زاری کے ساتھ کہتے تھے۔ سورۂ فاتحہ کو اپنے دعاوی کی صداقت میں ایک پُر زور دلیل بیان فرمایا کرتے تھے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء

جماعت احمدیہ ویرووال کا ششماہی جلسہ

۴-۵ فروری کو ہوگا۔ قریب کی جماعتوں کے دوست مثلاً کپور تھلہ وامرتسر وغیرہ خصوصاً تشریف لائیں۔ اور سلسلہ کے علماء کی تقاریر سے مستفید ہوں۔

خاکسار۔ عبدالمجید خان

ایک ضروری معذرت

برادران جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی کے جدید ایڈیشن کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا تھا اس میں اپنی کم علمی کی وجہ سے خادم صاحب کے نام کے ساتھ خاتم الناظرین لکھ دیا تھا۔ جو کہ لکھنا نہیں چاہیئے تھا۔ جس کی وجہ سے ہمیں سخت افسوس اور ندامت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں معاف فرمائے آمین۔ نیز احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ وہ بھی ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو معاف فرمائے۔ آمین

نیاز مندان۔ شیخ الٰہی بخش رحیم بخش بکسیلرز گجرات پنجاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک رؤیا

میرے ایک محترم دوست حافظ نور الٰہی صاحب سیکنڈ کلرک ڈویژن رحیم یار خان نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک رؤیا سُنایا۔ جو انہوں نے قبولِ احمدیت سے پہلے دیکھا تھا۔ وہ رؤیا درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (عبد اللطیف)

خواب میں دیکھا۔ کہ میں ایک شہر میں ہُوں۔ جہاں خبر سنائی گئی۔ کہ ایک بزرگ فوت ہو گئے ہیں۔ اور ان کا جنازہ ایک ایسے بڑے میدان میں پڑھایا جائیگا جو شہر سے تقریباً نصف میل دُور ہے لوگ جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں اپنی سفید پگڑی جو اس وقت تازہ دُھلی ہُوئی معلوم ہوتی ہے۔ دھوپ میں ایک عالیشان مسجد کے سامنے سُکھا رہا ہوں مسجد کے صحن میں میرے ایک بزرگ استاد جنہوں نے مجھے قرآن حفظ کرایا تھا پھر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی جنازہ کے لئے میدان میں جانے کو تیار ہیں۔ مسجد کے صحن کے قریب ایک طرف اور بزرگ بیٹھے ہیں۔ جو ۲۰-۲۵ بچوں کی جماعت کو قرآن مجید کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اس اثنا میں دیکھتا ہوں کہ چند آدمی آتے ہیں۔ اور میری پگڑی کو جو ابھی کچھ گیلی تھی۔ پکڑ کر اپنی بغلوں میں دبا لیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کچھ باتیں بھی کرتے جاتے ہیں۔ پھر چار پانچ منٹ کے بعد پگڑی کو بغلوں سے نکال دیتے ہیں۔ جہاں جہاں سے پگڑی ان کی بغلوں میں آئی تھی۔ وہاں سے میلی اور گندی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر مجھے سخت تشویش ہُوئی۔ اور دل میں کہا۔ کہ میں نے ابھی کس قدر محنت سے پگڑی کو دھو کر صاف کیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے جہالت سے اس کو میلا اور گندا کر دیا۔ پھر خیال آیا۔ شاید خشک ہونے پر میل کم معلوم ہو۔ چونکہ میدان میں جلدی جانا تھا۔ پگڑی خشک ہوتے ہی جھاڑ پھونک کر اسے سر پر باندھ کر جا پہنچا۔ دیکھتا ہُوں۔ کہ ایک وسیع میدان ہے۔ بہت لوگ جمع ہیں اور اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں۔ اس مجمع میں میں ایک شخص کو دیکھتا ہُوں۔ جو جنازہ پڑھانے کی خاطر تشریف لائے ہیں۔ وہ ساٹھ ستر برس کی عمر کے قریب معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا قد لمبا۔ اور بدن قدرے بھاری معلوم ہوتا ہے جسم سڈول اور مضبوط۔ ڈاڑھی لمبی۔ اور چوڑی۔ جس کے تقریباً سارے بال سیاہ ہیں۔ چہرے کا رنگ گندم گوں ہے۔ بدن پر کپڑے خاکی رنگ کے سبزی مائل ہیں۔ سر پر سُرخ رنگ کی تُرکی ٹوپی ہے۔ جو ایک ہاتھ کے قریب اونچی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے ارد گرد نصف کے قریب ایک نہایت ہی سفید رنگ کا کپڑا بل دے کر لپیٹا ہُوا ہے۔ ان کے بارُعب جسم اور طرز کو دیکھ کر میں لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ کون بزرگ ہیں مجھے جواب ملتا ہے۔ کہ یہ مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں۔

میں دیکھتا ہُوں۔ کہ آپ کے ارد گرد خطۂ زمین پر فضائے آسمانی میں نہایت ہی لطیف قسم کی شعاعیں جہاں تک نگاہ پڑتی ہے پھیلی ہُوئی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین اور فضائے آسمانی ان کے ارفع ذکر سے گونج رہی ہے۔ اس نظارہ کو دیکھ کر میں دل میں متعجب ہو کر کہتا ہوں۔ کہ ان کا ذکر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کس قدر بلند کیا گیا ہے۔

پھر مجھے اس وقت خیال آتا ہے کہ لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ بیس پچیس سال ہُوئے۔ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ مگر آپ تو زندہ ہیں۔ پھر میں اس خیال سے کہ ان سے ان کے دعوے کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیئے۔ آگے بڑھ کر سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ مسیح موعود ہیں۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔ ہم نے تو اس دعوے کے دلائل میں کئی رسالے شائع کئے تھے۔ اس مجمع کے لوگوں میں سے بعض جو یہ گفتگو سُن رہے تھے تائید کرتے ہُوئے کہتے ہیں۔ جی ہاں آپ نے فلاں فلاں رسالہ شائع کیا ہے۔ پھر آپ خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک "الفاروق" اور "الفضل" بھی ہے۔ میں تعجب کے لہجہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ کو الہام ہوا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے مجسم طور پر ایک شخص میرے سامنے آیا جس نے مجھ سے کہا۔ کہ میں تمہیں پاکیزہ اور کثرتِ اولاد کی خوشخبری دیتا ہوں۔ پھر الہامات کے دروازے مجھ پر کھول دیئے گئے۔ (یا فرمایا کثرت سے الہام ہونے لگے) پھر آپ اس جگہ سے آہستہ آہستہ چل کر ایک دُوسری طرف کو جاتے ہُوئے معلوم ہوئے اور نظارہ یوں تبدیل ہُوا۔ کہ کچھ مکانات ہیں۔ جن کے سامنے جھنڈے گڑے ہُوئے ہیں۔ جو تقریباً دس دس فٹ بلند معلوم ہوتے ہیں۔ ان پر تین تین چار چار فٹ لمبے پھریرے لگے ہُوئے ہیں۔ اور دیکھتا ہُوں۔ کہ ان جھنڈوں سے ذرا فاصلے پر چھ سات فٹ کے قریب ایک اونچا چبوترہ ہے جس پر مربع شکل کا ایک نہایت مضبوط لوہے کا نوک دار جنگلا ہے۔ اور اس پر سبز رنگ کی پالش کی ہوئی ہے۔ اس چبوترے پر آہنی جنگلے کے ساتھ وہی بزرگ نہایت شان و شوکت کے ساتھ ایک بہت بلند جھنڈا گاڑے ہُوئے کھڑے ہیں جس کی اونچائی کم از کم پچاس فٹ کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ اس کا پھریرا چوں کی طرف سے اڑھائی تین فٹ چوڑا ہے۔ اور لمبائی میں نوک تک تقریباً دس فٹ ہے جو ہوا میں بڑی تیزی سے لہرا رہا ہے۔ جب میں اس بڑے جھنڈے سے نظر ہٹا کر ان چھوٹے جھنڈوں کی طرف دیکھتا ہُوں۔ تو دل میں خیال گزرتا ہے۔ کہ یہ مخالف گروہوں کے جھنڈے اس اونچے جھنڈے کے سامنے جو ہوا میں تیزی سے لہرا رہا ہے مات پڑ چکے ہیں۔

پھر یہ نظارہ غائب ہو جاتا ہے۔ اور وہ بزرگ ایک طرف نہایت اطمینان کے ساتھ جاتے ہُوئے معلوم ہُوئے ہیں۔ میں ذرا آگے بڑھ کر سوال کرتا ہُوں۔ کہ کیا آپ واقعی وُہی مسیح موعودؑ ہیں جس کی بشارات محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی جس طرح کسی شخص کے سامنے جب اس کی محبوب ترین ہستی کا نام لیا جاتا ہے تو اس کا دل بھر آتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جب حضرت اقدس کے سامنے آنحضرت سرورِ کائنات محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیا گیا۔ تو آپ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ آپ کی یہ حالت میرے سوال کا کافی جواب بن گئی۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ بے شک یہ وُہی شخص ہے۔ وہاں ان کے ساتھ ان کا ایک خادم بھی معلوم ہوتا ہے۔ جو عمر میں تو تقریباً ان کے برابر ہے مگر قد میں آپ سے چھوٹا اور پتلا ہے۔ اس خادم کا رنگ گورا ہے۔ ڈاڑھی اچھی اور سُرخ مہندی لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے سر پر سفید پگڑی ہے۔ کبھی آپ کے ساتھ کبھی ذرا پیچھے چلتا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہاں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹا سا پلاٹ (کیاری) ہے۔ جس میں مختلف قسم کے پودے ہیں۔ جن پر مختلف رنگوں کی چھوٹی چھوٹی پتیوں کے اس قدر خوبصورت پھول ہیں۔ جن کی خوبصورتی کے بیان کی طاقت نہیں۔ یہ پھول موجودہ دُنیا کے پھولوں سے نرالے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں اس عجیب نظارہ کو بڑے تعجب سے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد میں حضرت صاحب کی طرف متوجہ ہوتا ہُوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس وقت میرے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی ہے۔ جو غیر احمدی ہے۔ میرے ہاتھ میں تخمیناً ایک ہزار صفحہ کی موٹی کتاب ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب کی تصنیف شدہ ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ابھی میں نے حضور کے مبارک ہاتھ سے یا آپکے خادم سے لی ہے۔ میں جب اسے کھول کر دیکھتا ہوں تو اسمیں بہت باریک انگریزی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کتاب کی ضخامت کو دیکھ کر ہم تعجب سے کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے یہ کسقدر ضخیم کتاب لکھی ہے اس فقرہ کو جب ہم نے دو ایک دفعہ دہرایا تو حضرت صاحب سنکر فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تو کتاب اردو میں لکھی تھی۔ مگر ایک شخص نے اس کا انگریزی میں یہ غلط ترجمہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور فرمایا کہ اب ہم نے اپنے ایک آدمی کو کہا ہے دیا فرمایا اس کام پر لگایا ہے۔) کہ اس کا ترجمہ سہل اور صحیح انگریزی میں لکھے اور دنیا کے سامنے پیش کرے۔

پھر نظارہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع اپنے اس خادم کے جو آپ کے ساتھ پہلے نظر آیا تھا ہم سے علیحدہ ہو کر ایک کونے میں کھڑے کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ پھر وہاں سے ایک طرف کو تیزی سے چل پڑتے ہیں۔ تھوڑی دور جا کر ایک محل میں (جو ہمیں نظر آ رہا ہے) داخل ہو جاتے ہیں۔ میں یہ خیال کرکے کہ آپکا پتہ لینا چاہئے کہ حضور کہاں تشریف لے گئے۔ اور یہ محل کیسا ہے۔ دریافت حال کے لئے اس طرف چلا جاتا ہوں۔ وہاں پہونچکر جب اس محل میں داخل ہوتا ہوں۔ تو دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا صحن ہے جس میں چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ اور اسپر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے کئی لوگ اچھی عمر کے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قرآن کریم ہر شخص کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اور ہر شخص غور و خوض میں منہمک معلوم ہوتا ہے۔ میں انکی تعلیم میں مخل ہوئے بغیر چپکے سے انکے پاس سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا ہوں۔ اور محل کی ایک بڑی گیلری میں داخل ہو جاتا ہوں۔ جس کی لمبائی تخمیناً ڈیڑھ سو فٹ اور چوڑائی سات آٹھ فٹ معلوم ہوتی ہے۔ کافی اونچی ہے۔ اور عمدہ سفید پلاسٹر سے آراستہ ہے۔ ڈیڑھ دو سو کے قریب دس دس بارہ بارہ سال کے بچے سفید پوشاک پہنے ہوئے گیلری میں بالمقابل دیواروں کے ساتھ قطاروں میں بیٹھے ہوئے تعلیم میں مشغول ہیں قرآن کریم رحلوں پر دھرے ہوئے ان کے سامنے ہیں۔ ان کی نہایت ہی خوش الحانی سے کلام پاک کی تلاوت کی آواز سے گیلری گونج رہی ہے۔ وہاں تین چار استاد بھی ہیں۔ جن سے وہ بچے باری باری سبق لے رہے ہیں۔ تقریباً دس گیارہ لڑکے سبق یاد نہ کرنے کی وجہ سے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس جماعت کے مرکز میں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خادم کو بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اور مجھ پر یہ حقیقت کھلتی ہے۔ کہ اس تمام درس و تدریس کے بانی اور سرپرست حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں آپ کی بزرگی کا اثر سارے اہل درس پر چھایا ہوا ہے۔ اگرچہ گیلری کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ مگر پھر بھی حضرت صاحب اور خادم کے پاس ایک تھوڑی سی جگہ خالی پڑی ہے۔ میں وہاں بیٹھ جاتا ہوں میرے بائیں طرف ایک معصوم بچہ سورۂ قدر یا غالباً لایلاف کی تلاوت کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ایک عربی کی کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جس پر اعراب وغیرہ کوئی نہیں۔ حضور میری طرف ہاتھ بڑھا کر فرماتے ہیں۔ کہ لو یہ کتاب پڑھاؤ۔ میں وہ کتاب ہاتھ میں لے کر دیکھتا ہوں۔ اور پھر نہایت انکساری سے عرض کرتا ہوں۔ کہ حضور مجھ میں اس قدر قابلیت نہیں کہ میں تعلیم دے سکوں۔ یہ کہہ کر میں کتاب حضور کو واپس کر دیتا ہوں۔ پھر حضور وہ کتاب اپنے اس خادم سرخ ریش والے کو جو حضور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا پکڑا دیتے ہیں۔ اس وقت میں حضرت صاحب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ بانیٔ مذہب ہیں۔ کیونکہ آپ نے بہت سی کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ اس پر آپ فرماتے ہیں کہ محض کتابیں لکھنے سے کوئی شخص بانیٔ مذہب نہیں بن سکتا۔ ہم نے تو جو کچھ لکھا ہے وہ پہلی کتابوں سے لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ بانیٔ مذہب ۴نہیں ہیں۔ تو پھر آپ نے اپنا جھنڈا الگ کیوں کھڑا کیا۔ آپ تبسم آمیز لہجہ سے سنجیدگی کے ساتھ فرماتے ہیں کیا تم ہماری جنت سے اپنی جنت ملانا چاہتے ہو۔ یہ آخری معنی خیز فقرہ سنکر میں بیدار ہو گیا۔ میرے تمام بدن کے رونگٹے کھڑے تھے۔ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ کی شب جمعہ تھی۔ اور صبح کا نورانی وقت تھا۔ اور مسجد میں مؤذن نے اذان دینی شروع کی تھی*

اس رویاء کے بعد جلد ہی میں نے احمدیت قبول کر لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا ایک تازہ اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت تجدید دین کا کام کیا۔ اور ایسے زمانہ میں جبکہ اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم دنیا سے نسیاً منسیاً ہو چکی تھی۔ اسلام کا دم بھرنے والے اس حقیقی تعلیم سے ناآشنا بن چکے تھے۔ اور الحاد اور دہریت کی ایک عام رو نے ان پر اپنا تسلط و اقتدار جما لیا تھا۔ ایسے نازک وقت میں جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آکر ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی بنیاد ڈالی۔ ایک ایسی برگزیدہ جماعت تیار کی۔ جو خود اسلام کی تعلیم پر چلنے اور دنیا میں اس کو جاری کرنے والی ہے۔ اور وہ صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلکر ان کے رنگ میں رنگین ہوئی۔ اس نے دنیا میں مذاہب عالم پر اسلام کو غالب ثابت کیا۔ ادیان باطلہ کو دلائل اور براہین کے رو سے ناقابل عمل ثابت کیا اور دنیا میں اسلام کی برتری اور فضیلت کو نمایاں طور پر ظاہر کیا۔ وہ عام مسلمانوں کی طرح ایک قالب بے روح نہیں اور صرف اسلام کا دعوےٰ ہی کرنے والے نہیں۔ بلکہ حقیقت اسلام سے واقف اور اس کی پاکیزہ تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ وہ اسلام کی ایک زندہ تصویر ہے۔ جو اپنے قول اور فعل سے اہل مذاہب پر اسلام کی فضیلت اور قرآن مجید کی حقانیت ثابت کرتی ہے۔ اس میں اور دوسرے مسلمانوں میں ایک فرق تھا بہت بڑا فرق۔ ایک امتیاز تھا بہت بڑا امتیاز۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امتیاز کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"بہت سی باتیں ہیں جو کہ ان لوگوں (عام مسلمانوں) میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں

اور اس مطلب کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں۔ یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان ان کی حالت وہ نہیں رہی جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے۔ جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے صہ)

اسی طرح جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص نے اس خیال کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں میں عقیدہ وفات مسیح کے علاوہ اور کوئی فرق نہیں۔ تو آپ نے اس کی بڑے زور سے تردید کی اور فرمایا۔

"سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی اور ایک بڑا شور بپا کیا جاتا"۔

(احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں ایک بہت بڑا اور بیّن فرق ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بھی بہت سے ارشادات ایسے ہیں۔ جن سے یہ بات واضح اور عیاں ہوتی ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی حالت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کے بالکل برعکس ہے۔ وہ جب سے مرکز احمدیت اور خدا تعالےٰ کے رسول کے تخت گاہ یعنی قادیان دارالامان سے الگ ہوئے ہیں۔ اور جب سے انہوں نے خلافت حقہ کا انکار کیا ہے۔ اسوقت سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کسی طرح عام لوگوں کو خوش کیا جائے اور ان سے مالی مدد کا فائدہ اٹھایا جائے چنانچہ انہوں نے احمدیت کے عقائد سے وقتاً فوقتاً جو روگردانی کی ہے۔ یا ان میں تبدیلی کی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی تھی۔ اور اب کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے "پیغام صلح" کا جو سلور جوبلی نمبر شائع کیا گیا ہے اس میں مولوی صاحب نے یہ اہم اعلان کیا ہے۔ کہ ان میں اور عام مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چنانچہ آپ "مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی مختصر کیفیت" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر مسلمانوں سے مالی مدد کے خواہاں ہوتے ہوئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اور اہلسنت والجماعت کے عقائد میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف خیال کرتا ہے۔ تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں "کام شروع ہو چکا ہے۔ وقت ہے۔ کہ تمام مسلمان بھائی اس میں شامل ہو کر اس کام کی قوت کا موجب بنیں۔ ہم بھی انہیں کی طرح مسلمان ہیں اہل سنت والجماعت ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد رکھتے ہیں۔ اس کے خلاف جو کچھ کہا جاتا ہے وہ غلط ہے"۔

مولوی صاحب کا یہ اقتباس کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ وہی امر جس کے اظہار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مداہنت قرار دیتے ہیں۔ جس کے معمولی سے اظہار پر اس کی پر زور تردید فرماتے ہیں۔ اور اس کے غلط ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ آج غیر مبائعین کے "حضرت امیر" اس کا ببانگ دہل اعلان کر کے دیگر مسلمانوں سے مالی فوائد کے خواہاں ہیں۔ کیا اس واضح اقتباس کے ہوتے ہوئے بھی اس امر میں کوئی ابہام باقی رہ جاتا ہے۔ کہ غیر مبائعین کے امیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو اپنی مصلحت کے ماتحت ترک کرتے جا رہے ہیں مگر باوجود اسکے انکا ادعا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی تعلیم کے وہی حامل ہیں۔ خاکسار [illegible]

حضرت مولوی محمد ابوالحسن صاحب مرحوم کے حالات زندگی

ڈیرہ غازیخان میں احمدیت کی تبلیغ کے بانی مبانی اور بہت بڑے انسان جنہوں نے نہایت مشکلات کے زمانے میں ہمارے ضلع میں احمدیت کی تبلیغ کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچایا یعنی حضرت مولوی محمد ابوالحسن خانصاحب مرحوم مغفور ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے خالق و مالک حقیقی کے پاس چلے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک لائق عالم اور تجربہ کار طبیب تھے۔ آپ کا اصلی وطن اندر پہاڑ کوہ سلیمان کالا ماڑ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ پہاڑ میں ہی بسر کیا۔ آپ نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے لڑکیاں ہوئیں۔ پھر آپ نے دوسری شادی کی بچے ہوتے رہے۔ لیکن چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے۔ آخر آپ نے تیسری شادی کی۔ اس کے بعد خداوند کریم نے دوسری بیوی سے دو لڑکے عطا فرمائے۔ جو اب جوان ہیں۔ اور تیسری بیوی صاحبہ سے بھی لڑکے لڑکیاں ہوئیں۔ جن میں سے دو لڑکیاں اور تین لڑکے موجود ہیں۔ قریباً سال ڈیڑھ سال سے اسہال کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اسی سے وفات ہوئی۔

آپ اپنے علاقہ میں جید عالم تھے۔ کوئی مولوی ملا علمی لحاظ سے آپ کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا حکیم اس پایہ کے تھے کہ باوجود مخالفت لوگ آپ کو علاج کے لئے بلاتے تھے۔ آپ سال گزشتہ ہمارے ہاں بستی بزدار تشریف لائے۔ پندرہ بیس یوم قیام فرمایا اس موقع کو غنیمت سمجھ کر میں نے چاہا۔ کہ آپ سے آپ کی احمدیت قبول کرنے کی کیفیت دریافت کر کے تحریر کروں۔ مگر آپ کچھ زیادہ نہ بتاتے تھے۔ جو کچھ آپ نے فرمایا اس کو ایک امانت سمجھ کر احباب تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

آپ نے آج سے قریباً ۵۰ سال پیشتر حضرت اقدس کا نام سنا۔ جب کہ آپ طالب علم تھے۔ (مولوی صاحب موصوف) اور آج سے قریباً ۴۰ سال پیشتر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحصیل علم سے فارغ ہو کر تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اور تمام ضلع ڈیرہ غازیخان میں تبلیغ کی۔ اسوقت جہاں جہاں احمدیہ جماعتیں ہیں۔ ان تمام کو حضرت اقدس کا مبارک نام بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے ذریعے پہنچا۔ آپ پر اللہ کریم کی بہت بہت رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ جن کے ذریعے بہت سی پیاسی روحیں سیراب ہوئیں۔ اور ہم سب کو دامن احمدؑ سے وابستہ کرنے کا ثواب آپ کی مبارک روح کو پہنچے۔

آپ ہماری قوم بلوچ بزدار کے فرد تھے۔ اور بستی بزدار سے آپ کے بہت تعلقات تھے۔ پہلے پہل خاکسار کے والد بزرگوار اور مولوی جندوڈا صاحب مرحوم نے بستی بزدار میں سے بیعت کی اور آپ کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ اب خدا کے فضل سے بستی بزدار میں جماعت قائم ہے اسی طرح بستی مندرانی اور کوٹ قیصرانی میں جماعتیں قائم ہیں۔ خاص ڈیرہ غازیخان میں بھی آپ کے ذریعہ زیادہ تر تبلیغ پہنچی اور بستی رنداں جو ساری کی ساری احمدی ہے۔ وہ آپ کے طفیل اور تبلیغ سے احمدی ہوئی۔ آپ نے کچھ عرصہ اس بستی میں رہائش اختیار کی اندر پہاڑ جو لوگ احمدی ہوئے وہ بھی آپ کے طفیل ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم مغفور نے بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولوی صاحب مرحوم مغفور کے اپنے لکھائے ہوئے سوانح حسب ذیل ہیں

آپ نے فرمایا میرے والد بزرگوار کا نام مولوی عبدالقادر صاحب اور ان کا اصلی

وطن اندر پہاڑ کوہ سلیمان ہے۔ ہمارا خاندان گاڑدارے قاضیوں کے نام سے مشہور تھا۔ میرے دادا صاحب نے کوٹ مٹھن میں جو خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کا وطن ہے عربی تعلیم حاصل کی اور میرے والد صاحب نے تونسہ میں تعلیم پائی۔ جو خواجہ سلیمان علیہ الرحمت کا وطن ہے۔ میری عمر قریباً چھ سات سال کی تھی۔ کہ میں اپنے بڑے بھائی صاحب کے ساتھ تعلیم کے لئے گھر سے نکلا۔ دریا سندھ پار ایک مولوی صاحب سے کچھ دن تعلیم حاصل کی۔ لیکن میرے بھائی صاحب جلدی گھر واپس آگئے اور ان کی شادی ہوگئی۔ اس لئے وہاں سے سلسلہ تعلیم منقطع ہوگیا۔ میرے والد صاحب نے گھر میں ایک مولوی صاحب تعلیم کے لئے رکھے مگر ان سے طبیعت کو موافقت نہ ہوئی اس لئے اپنے وطن سے میں نکل کھڑا ہوا۔ اس وقت میری عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ مختلف مقامات میں پھرتے ہوتے آخر دہلی پہنچے۔ وہاں مدرسہ حسین بخش میں کچھ دن رہا۔ اس کے بعد مولوی محمد اسحق صاحب سے جو مولوی نذیر حسین دہلوی کے شاگرد تھے۔ اور رامپور کے پٹھانوں میں سے تھے۔ حدیث پڑھی شرح کی منطق صحاح ستہ ان سے پڑھی۔ ان دنوں جبکہ ہم بخاری پڑھتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح دہلی میں ہوا۔ ہم اسی محلے میں رہتے تھے۔ جہاں حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا اور حضرت میر صاحب کبھی ہمارے پاس آجاتے تھے۔ مگر اس زمانے میں حضرت اقدس کے بارے میں بوجہ طالبعلمی زیادہ توجہ نہ ہوئی۔ پھر میں بغرض حصول تعلیم حکمت لکھنؤ چلا گیا۔ جب میں حکمت کی تعلیم سے تقریباً ۱۳۰۷ھ میں فارغ ہوا تو واپس دہلی چلا آیا۔ اور مولوی محمد اسحق صاحب سے حضرت اقدس کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا۔ ان کے اعتقادات خراب ہیں۔ میاں صاحب (مولوی نذیر حسین) کے پاس وہ عقاید فتویٰ کے لئے آتے تھے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ میں بوڑھا ہوں کتابیں پڑھ کر قابل اعتراض مقامات پیش کرو۔ آخر میری واپسی وطن کے ایک دو سال بعد مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ دیدیا۔

مولوی محمد صاحب جو ہمارے علاقہ ڈیرہ غازی خان کے باشندے تھے۔ اور مشہور اہل حدیث مولوی بہاء الدین صاحب کے بھانجے تھے۔ ان دنوں میں جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے کفر کا فتویٰ تیار کیا دہلی میں پڑھتے تھے ان کا بیان ہے۔ کہ جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے فتویٰ کفر تیار کیا اور مولوی نذیر حسین کے دستخط کرا چکا۔ تو مولوی محمد اسحق صاحب کے پاس دستخط کرانے کی غرض سے لے گیا۔ مگر مولوی محمد اسحق صاحب نے فتویٰ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ دونوں میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ اور لڑائی تک نوبت پہنچی۔ اور ایک دوسرے کو جاہل کہنے لگے۔ مولوی نذیر حسین صاحب بھی قریب ہی ان کی گفتگو سن رہے تھے۔ اٹھ کر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ تم دونو جاہل ہو۔ اور مولوی محمد حسین کو اٹھا کر لے گئے۔

پہلے پہل خان صاحب فتح محمد خان بزدار مرحوم سکنہ لیہ ضلع مظفر گڑھ سے کتاب ازالہ اوہام ملی۔ جب میں اس کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ تو دوران مطالعہ میں بے حد اثر ہوتا تھا۔ پھر مجھے کتاب آئینہ کمالات اسلام دیکھنے کا موقع ملا۔ اور اعتقادات بالکل درست ہوگئے۔ آخر ۱۳۱۸ھ میں میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

جس وقت میں نے بیعت کا خط لکھا اس وقت میں بستی رنداں میں تھا۔ ہم چار آدمیوں نے اکٹھا بیعت کا خط لکھا۔ (۱) خاکسار (۲) میرا شاگرد میاں عبد الرشید صاحب مرحوم (۳) میاں علی محمد صاحب کہ وہ بھی میرا شاگرد تھا (۴) میاں عیسیٰ خان صاحب مرحوم رند بلوچ بیعت کا خط لکھنے کے بعد دل میں ہر وقت ایک سخت تڑپ رہی یہی جی چاہتا۔ کہ ہم دارالامان میں پہنچیں آخر رمضان مبارک میں کہ انہی دنوں جلسہ سالانہ تھا ہم دارالامان حاضر ہوئے عید وہاں ہوئی۔ گویا ہماری دو عیدیں ہوگئیں ایک مسیح وقت کی بیعت کی عید اور دوسری عید الفطر۔ الحمد للہ علیٰ ذالک جس وقت ہم بیعت بذریعہ خط کر چکے تو میں بستی رنداں سے اپنے اصلی وطن کی طرف لوٹا اپنی والدہ محترمہ اور بیویوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا۔ انہوں نے حضرت اقدس کو قبول کیا جس وقت میں بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر کر کے واپس آیا تو تمام مخالف دریا سندھ کے غربی اور شرقی علاقہ کے اکٹھے ہوئے اور مجھ پر کفر کا فتویٰ دیدیا۔ آخر وہ سب کے سب نہایت ذلیل ہو کر ہلاک ہوگئے اور میرا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ آخر خاکسار کی تبلیغ سے

×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کرم دلد نامان ذات بوہل سکنہ سلمان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ $\frac{2}{39}$ ۱۳ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجازت مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $\frac{1}{39}$ ۷

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام ولد بہادر۔ ذات دھرایا سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ $\frac{2}{39}$ ۱۶ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجازت مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $\frac{1}{39}$ ۷

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

اشتہار ریاست جودھپور (مارواڑ)

میلہ مویشی بمقام ناگور ریاست ہذا موسومہ میلہ رام دیوجی

ماگھ سدی ۱۲ سمت ۹۵ مطابق یکم فروری ۱۹۳۹ء لغایت پھاگن بدی ۵ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۹ء

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ جات دہلی۔ پنجاب۔ یو پی۔ اور راجپوتانہ کے کاشتکاران کی سہولت کی غرض سے ایک میلہ مویشی بمقام ناگور منعقد کیا گیا ہے۔ ناگور کا پرگنہ بیل کی نسل کے واسطے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ اور کاشتکاروں کو اعلیٰ قسم کی نسل کا بیل و اونٹ اس میلہ میں بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

ناگور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور ریلوے کی طرف سے گاڑی میں بیل چڑھانے کا معقول انتظام کیا جاوے گا۔ اس سال ریلوے کی طرف سے کرایہ میں کافی کمی کر دی گئی ہے۔ یعنی جس گاڑی کا پہلے بھٹنڈا تک کا کرایہ ساٹھ ۶۰ روپیہ تھا۔ اب اسی گاڑی کے چوالیس ۴۴ روپیہ لئے جائیں گے۔

پانی کا تالاب میدان میلہ کے قریب ہے۔ اور عمدہ قسم کا چارہ مقام میلہ میں دستیاب ہو گا۔ بیل پر محصول بجائے تین ۳ روپیہ (۳ے) کے دو ۲ روپیہ (۲ے) اور اونٹ پر بجائے چھ ۶ روپیہ (۶ے) کے تین ۳ روپیہ کر دیا گیا ہے۔

سوداگروں کے ٹھہرنے کے واسطے چھولداری کرایہ پر دی جائے گی۔ چوکی پہرہ و خزانہ کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاوے گا۔ ریل سے مویشی لے جانے والوں کے لئے روانہ دفتر یکم فروری سے ہر وقت کھلا رہے گا۔ اور عام روانہ دفتر ۴ ؍ فروری سے کھلے گا۔

۳ ؍ فروری کو کھیل کود ہوں گے۔ اعلیٰ قسم کے بیل بچھڑوں کے مالکان کو انعام دیا جائیگا۔

سرکاری خزانہ سے سوداگروں کو روپیہ کے نوٹ اور نوٹ کا روپیہ بنا کسی کمیشن آسانی سے دئیے جائیں گے۔

Madho Singh Home Minister
Government of Jodhpur 17-12-38

74

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پٹنہ ۱۵ جنوری۔ تریپوری کانگرس کی صدارت کے لئے مولانا آزاد کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ کانگرس کے ہیڈ کوارٹرز میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ دوسرے کئی مقامات سے بھی مولانا آزاد کے نام کی تائید ہوئی ہے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعیۃ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس ۳ تا ۵ مارچ کو منعقد ہوگا۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا عبد الحق مدنی مراد آبادی کے نام لئے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۵ جنوری۔ ڈیرہ دون ایکسپریس کے حادثہ کے سلسلہ میں کھدائی کے نتیجہ میں ۱۴ لاشیں اور برآمد ہوئی ہیں۔ ان میں ہزاری باغ کے ایک سوداگر کا لڑکا بھی ہے جو حادثہ کے وقت سے لاپتہ تھا۔

بمبئی ۱۵ جنوری۔ آج یہاں کانگرس انتخابات کے سلسلہ میں دو وارڈوں میں فساد ہوگیا اور پولنگ بند کرنا پڑا۔

الہ آباد ۱۵ جنوری۔ آج یوم تعلیم کے موقع پر آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔ پی اسمبلی۔ ڈاکٹر سر شفاعت احمد خان۔ یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء اور ٹیچروں نے بالغوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے سلسلہ میں معلموں اور استادوں کا کام کیا۔ شہر کے عین وسط میں تمام آمد و رفت بند کر کے ایک کھلا سکول لگایا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے سڑک پر بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا پہلا سبق لیا۔

امرتسر ۱۵ جنوری۔ ہندو سبھا کالج کے وسیع میدان میں ہزارہا ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوا۔ کہ ریاست حیدر آباد میں ہندوؤں کے حقوق پر جو پابندیاں عائد ہیں ان کے خلاف آریہ سماج اور ہندوؤں کی طرف سے ستیہ گرہ جاری ہے ایسے موقع پر نظام حیدر آباد کی طرف سے ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دراصل رشوت ہے اور پنڈت مالویہ کو چاہیئے کہ وہ روپیہ قبول نہ کریں اور نظام حیدر آباد سے کہیں کہ پہلے ریاست کے ہندوؤں کو حقوق دے کر ہندوستان کے ۲۲ کروڑ ہندوؤں کے دلوں کو اطمینان دلائیں اس کے بعد یہ روپیہ قبول کیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۵ جنوری۔ حکومت ہند کے اس فیصلہ کی وجہ سے کہ ریاست ہائے اڑیسہ میں قیام امن کے لئے کٹک میں ملٹری بھیجی جائے آج شام ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ ایک رجمنٹ کلکتہ سے روانہ ہو رہی ہے۔

بمبئی ۱۵ جنوری۔ ریاست سیکر کے ولی عہد ہردیال کو جسے ولایت بھیجنے کے خلاف ریاست میں ایجی ٹیشن ہو رہی تھی۔ مہاراجہ جے پور اپنے ساتھ بمبئی لائے اور آپ کو ولایت بھیج دیا گیا۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ان کی والدہ نے سیکر میں بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔

پیرس ۱۴ جنوری۔ فرانس کے لابی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ فرانس کی فوجی تیاریوں اور بین الاقوامی سیاسی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے فرانسیسی سینٹ کا ایک خفیہ اجلاس ہونے والا ہے اس اجلاس کے بعد ڈیفینس کمیٹیوں کی میٹنگ ہوگی۔

کراچی ۱۴ جنوری۔ حکومت سندھ نے سندھ میں کلکٹروں اور کمشنروں کے درباروں کو منسوخ کر دیا ہے۔

فیروزپور ۱۴ جنوری۔ حکومت پنجاب اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ستلج ویلی پراجیکٹ کے ایک حصہ ہیڈ ورکس فیروزپور کی مرمت کے لئے چار لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کیا جائے۔

گونڈا ۱۴ جنوری۔ بھوک اور افلاس سے تنگ آکر یہاں ایک متوسط العمر برہمن نے خشک گوبر کے ٹکڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر انہیں آگ لگا دی جو گھنٹوں تک دہکتی رہی جس سے وہ آہستہ آہستہ جلتا رہا حتی کہ اس کی دکھ بھری زندگی ختم ہوگئی۔

بمبئی ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس گورنمنٹوں کی طرح ریاست بڑودہ نے شراب کی بندش شروع کر دی ہے۔

لکھنؤ ۱۵ جنوری۔ کورٹ فیس بل کے متعلق جو کہ یوپی اسمبلی میں پاس کیا جا چکا ہے گورنر یوپی نے بھی منظوری دیدی ہے۔

کراچی ۱۴ جنوری۔ سندھ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے کہا کہ جوڈیشل کمشنر سندھ نے جوڈیشری اور ایگزیکٹو کو علیحدہ کرنے کے لئے ایک سکیم کی تیاری شروع کر دی ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں مکرر تنظیمی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرے گی۔

کلکتہ ۱۴ جنوری۔ انسپکٹر جنرل پولیس بنگال کی رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ سال دہشت انگیز جرائم بہت کم ہوئے صرف چار مقامات پر ایسے واقعات ہوئے ہیں البتہ ملک معظم کی رعایا میں بے چینی پھیلانے کی کوششیں ہو رہی ہیں چنانچہ بہت سا قابل اعتراض کمیونسٹ و سوشلسٹ لٹریچر تقسیم ہوتا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے رہا شدہ نظر بند اپنی اپنی پارٹیوں کی دوبارہ تنظیم کر رہے ہیں اور انہوں نے خلاف قانون سرگرمیاں ترک نہیں کیں۔ پولیس اور پبلک میں تعاون بڑھ رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ مرکزی اسمبلی میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سفارش کی گئی ہے کہ ہندوستان کی صنعتی ترقی کے لئے ایک جامع سکیم مرتب کرنے کی غرض سے سرکاری طور پر ایک قومی اقتصادی کمیٹی قائم کی جائے جو کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرے اس سلسلہ میں ایک آل انڈیا سائنٹیفک اور ریسرچ کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

باردولی ۱۷ جنوری۔ سر آغا خاں آج صبح باردولی پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ آچاریہ کرپلانی مسٹر دیو داس گاندھی مس منی بہن پٹیل اور مسٹر مہادیو ڈیسائی نے استقبال کیا۔ سر آغا خان موٹر میں سردار پٹیل کے ہمراہ گاندھی جی کے پاس گئے وہاں کانگرسی لیڈروں نے آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ آپ کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے کمرہ میں لے جایا گیا جہاں تبادلہ خیالات کیا جائیگا۔

لاہور ۱۵ جنوری۔ لاہور سنٹرل ریڈ پیپرز ایسوسی ایشن کے فیصلہ کے مطابق آج صبح ۸½ بجے والنٹیروں کا ایک جتھہ ہاتھوں میں جھاڑو اور بالٹیاں لئے صفائی کرنے کے لئے جلوس کی صورت میں چھووالی کی طرف روانہ ہوا۔ سب سے آگے سیوا سمتی کا بینڈ تھا اس کے پیچھے تمام والنٹیر جلوس شاہ عالمی دروازہ سے ہوتا ہوا چھووالی بازار میں پہنچا جہاں پروگرام کے مطابق صفائی کی جانی تھی لیکن وہاں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی سینکڑوں لوگ وہاں یہ مہم دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ آخر کوچہ میں اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر ڈاکٹر گوپی چند وغیرہ نے مختصر تقاریر کیں جن میں لوگوں کو صفائی کی طرف متوجہ کیا۔ اور آخر میں والنٹیروں نے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر صفائی کی جو چند گھنٹے تک جاری رہی۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ ماسکو سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ کے زیر غور یہ سکیم ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ کے ماتحت تمام ممالک میں ہر شخص کے لئے خورد و نوش کا انتظام کیا جائے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہوگئی تو ان ممالک میں ہر شخص اتنی آسانی سے روٹی حاصل کر سکے گا جس آسانی سے لوگ پانی حاصل کرتے ہیں۔

پیکنگ ۱۵ جنوری۔ شمالی چین میں جاپانی سپاہ کو داخل ہوتے ایک سال ہوگیا ہے لیکن اس عرصہ میں جاپان کو کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ خود جاپانی افسر ۳۶ ماہ کی سرگرمیوں کو بے نتیجہ قرار دے رہے ہیں

بارسیلونا ۱۴ جنوری۔ حکومت سپین کے ایک حکم کے مطابق آئندہ ۱۷ اور ۴۵ سال کی عمر کے درمیانی باشندے جبراً فوج میں بھرتی کئے جائیں گے اس حکم کے نتیجہ میں مختلف محاذوں کے لئے کم از کم ۲½ لاکھ اشخاص اور میسر آ جائیں گے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مجوزہ فلسطین کانفرنس اس ماہ میں منعقد نہیں ہوگی۔ اس تاخیر کے لئے عرب لیڈروں کو۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی